12670 ـ غير ماكول اللحم جانوروں كى حاصل كرده چكنائى

سوال

سوال نمبر (210) كے جواب ميں جانوروں سے حاصل كرده چربى كو كھانے والى اشياء كے علاوه مثلا صابن اور كريم وغيره ميں ڈال كر استعمال كرنے ميں اختلاف بيان كيا گيا.

اگر ہمارے ـ مسلمانوں ـ ليے ان اشياء كا استعمال كرنا ممكن ہے تو آپ سے گزارش ہے كہ اس نقطہ كى وضاحت كريں، اور اس كے ساتھ درج ذيل آيت اور حديث كا معنى بھى بيان فرما ديں:

فرمان بارى تعالى ہے:

آپ كہہ ديجئے كہ جو احكام بذريعہ وحى ميرے پاس آئے ہيں ان ميں تو ميں كوئى حرام نہيں پاتا كسى كھانے والے كے ليے جو اس كو كھائے، مگر يہ كہ وہ مردار ہو يا كہ بہتا ہوا خون ہو يا خنزير كا گوشت ہو، كيونكہ وہ بالكل ناپاك ہے يا جو شرك كا ذريعہ ہو كہ غير اللہ كے ليے نامزد كر ديا گيا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطيكہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہى حد سے تجاوز كرنے والا تو واقعى آپ كا رب غفور الرحيم ہے **الانعام** (145).

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ انہوں نے فتح مكہ كے سال رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو مكہ ميں يہ فرماتے ہوئے سنا:

" يقينا اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے شراب اور مردار اور خنزير اور بت فروخت كرنے حرام كيے ہيں.

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا گيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ذرا مردار كى چربى كے متعلق تو بتائيں، كيونكہ يہ كشتيوں اور ہوائى جہازوں كو ملى جاتى ہے، اور اس سے چمڑے كو چكنا كيا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہيں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

نہيں، يہ حرام ہے، پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس وقت فرمايا:

اللہ تعالى يہوديوں كو تباہ و برباد كرے، جب اللہ تعالى نے ان پر اس كى چربى حرام كى تو انہوں نے اسے پگھلا كر اسے فروخت كر كے اس كى قيمت كھا لى " صحيح بخارى حديث نمبر (2121) صحيح مسلم حديث نمبر (1581).

اور دوسرى حديث يہ ہے:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" ميمونہ رضى اللہ تعالى عنہا كى لونڈى كو كسى نے بكرى صدقہ ميں دى تو وہ بكرى مر گئى، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اس بكرى كے پاس كے گزرے تو فرمانے لگے:

تم نے اس كا چمڑا كيوں نہيں اتارا تا كہ تم اس سے فائدہ حاصل كرتيں ؟

تو انہوں نے کہا: یہ مری ہوئی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:
صرف اس کا کھانا حرام ہے "
صحیح مسلم حدیث نمبر (363).

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حرام کردہ جانوروں کی چربی صابن وغیرہ بنانے میں استعمال کرنے کے متعلق ہم نے اس سوال میں بیان کیا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح بات یہی ہے کہ اس کو استعمال نہیں کرنا چاہیے.

اس کی مزید تفصیل ہم درج ذیل نقاط میں ۔ ان شاء اللہ ۔ بیان کرتے ہیں:

دوم:

رہا فرمان باری تعالی:

آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے **الانعام** (145).

اس کا معنی اور تفسیر درج ذیل ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا

اللہ سبحانہ و تعالی اس آیت میں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہوئے فرما رہا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کہہ دیں کہ میرے رب نے کھانے والی ان اشیاء کے علاوہ کوئی حرام نہیں کیں، اس کے علاوہ باقی ساری حلال ہیں.

کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے

یعنی: کوئی کھانے والا جسے کھائے.

مگر یہ کہ وہ مردار ہو

یہ وہ ہے جو مرگیا ہو مثلا ضرب لگ کر یا گر کر یا کسی کا سینگ لگ کر، یا جو شرعی طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے ذبح کیا جائے.

یا کہ بہتا ہوا خون ہو

یعنی: سائل خون، بہنے والے خون کے علاوہ مثلا جگر اور تلی، اور اس خون کے علاوہ جو ذبح کرنےکے بعد رگوں میں باقی بچ رہتا ہے.

خنزیر کا گوشت ہو

یہ معروف جانور ہے جسے سؤر بھکھا جاتا ہے.

کیونکہ وہ بالکل ناپاك ہے

یعنی: یہ خبیث اور نجس اور مضر ہے.

یا جو شرك کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو

یعنی: جو کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا ہو.

پھر جو شخص مجبور ہو جائے

اس کے کھانے پر جس کا ذکر ہوا ہے.

بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو

یعنی: وہ مجبور ہوئے بغیر کھانے والا نہ ہو.

اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا

تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے

اس نے جو کھایا ہے اسے بخش دینے والا اور اس پر رحم کرنے والا ہے.

اس کے ساتھ اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ اس آیت میں ذکر کردہ کے علاوہ بھی حرام ہیں، اور ان کی تحریم اس کے بعد آئی ہے مثلا: ہر کچلی والے جانور کی حرمت، پرندوں میں ہر پنجے والا پرندہ اور گھریلو گدھے کی حرمت.

سوم:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ بخاری (2121) اور مسلم (1581) کی حدیث جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

" یقینا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بت فروخت کرنے حرام کیے ہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا مردار کی چربی کے متعلق تو بتائیں، کیونکہ یہ کشتیوں اور ہوائی جہازوں کو ملی جاتی ہے، اور اس سے چمڑے کو چکنا کیا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں، یہ حرام ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا:

اللہ تعالی یہودیوں کو تباہ و برباد کرے، جب اللہ تعالی نے ان پر اس کی چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلا کر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھا لی "

اس کی شرح یہ ہے:

یہ واضح ہے کہ شراب فروخت کرنے کا حکم بیان ہو چکا ہے.

شراب وہ ہے جو عقل میں فتور پیدا کر دے اور یہ سب اقسام کو شامل ہے.

اور مردار اور خنزیر کا ابھی قریب ہی اوپر بیان ہوا ہے.

اور اصنام: یعنی بت وہ ہیں جو لکڑی یا پتھر یا پیتل اور تانبا یا سونے وغیرہ سے آدمی یا حیوان کی شکل میں بنائے

جائیں.

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مردار کی چرپی کو مستثنی کروانا چاہا کیونکہ اس میں کئی قسم کے فائدے تھے اور وہ یہ کہ: اسے کشتی کو پانی سے محفوظ رکھنے کے لیے اس پر چربی ملی جاتی تھی، اور چمڑوں کو نرم رکھنے کے لیے ملی جاتی تھی، اور لوگ اس سے چراغ جلایا کرتے تھے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اسباب کو بھی حرمت سے استثناء کا موجب قرار نہیں دیا، بلکہ فرمایا نہیں یہ حرام ہے ".

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا فعل بیان کیا: کہ انہوں نے اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ چربی کو پگھلا کر اسے موم وغیرہ کی شکل دے دی پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھا لی.

علماء کرام " ھو " کی ضمیر میں اختلاف کرتے ہیں کہ یہ ضمیر کسی طرف لوٹتی ہے کہ آپ نے فرمایا: " لا، ھو حرام " نہیں وہ حرام ہے، بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس سے نفع حاصل کرنا حرام ہے، اور کچھ دوسرے علماء کہتے ہیں اسے فروخت کرنا حرام ہے، اس قول کو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (8 / 136).

صحیح قول یہی ہے: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان: " ھو حرام " میں ضمیر بیع یعنی فروخت کی طرف لوٹتی ہے، حتی کہ جو فائدے صحابہ کرام نے شمار کیے تھے اس کے ساتھ، اس لیے کہ حدیث میں فروخت کا ذکر ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: وہ حرام ہے، یعنی اس سے اس طرح کا نفع اور فائدہ لینا حرام ہے، اس لیے نہ تو یہ کشتی کی لکڑیوں کو لگائی جا سکتی ہے، اور نہ ہی اس سے چمڑوں کو نرم کرنا صحیح ہے، اور نہ ہی اس سے لوگ چراغ جلا سکتے ہیں، لیکن یہ قول ضعیف ہے.

صحیح یہ ہے کہ: اس سے کشتی کی لکڑیوں کو تیل لگانا اور اس سے چمڑے کو نرم کرنا اور لوگوں کا چراغ جلانا صحیح ہے . اھـ

امام صنعانی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: " ھو حرام " میں ضمیر احتمال ہے بیع یعنی فروخت کے لیے ہو، یعنی: چربی فروخت کرنی حرام ہے، اور یہی ظاہر ہے؛ کیونکہ کلام کا سیاق و سباق یہی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ مسند احمد میں بھی یہ حدیث ہے اس میں ہے:

" تو مردار کی چربی فروخت کرنے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے " الحدیث.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس قول کے مدلول پر لوٹتی ہو " یہ کشتیوں کے تختوں کو لگائی جاتی ہے " آخر تك، اور اکثر نے اس کو اس پر محمول کیا ہے کہ مردار کی کسی بھی چیز سے نفع نہیں حاصل ہو سکتا، صرف چمڑا دباغت کے بعد استعمال کرنا جائز ہے.

اور جو کہتا ہے کہ: اس کی ضمیر بیع اور فروخت کی طرف لوٹ رہی ہے، انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ مردار کتوں کو کھلانے پر اجماع ہے، چاہے وہ کتے شکاری بھی ہوں جو اس سے فائدہ لیتا ہے، اور آپ یہ جان چکے ہیں کہ ضمیر کا قریبی مرجع بیع ہے، تو مطلقا نجس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہوا اور اسے فروخت کرنا حرام ہے جس کا علم آپ کو ہو چکا ہے.

اور اس قول کی قوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں کی مذمت میں قول کی بنا پر زیادہ ہو جاتی ہے کہ یہودیوں نے چربی پگھلا کر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھا لی، تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع اور فروخت کی طرف ظاہر توجہ ہے جس کے نتیجہ میں قیمت حاصل ہوتی ہے.

اور جب حرمت فروخت اور بیع کے لیے ہے تو پھر مردار کی چربی اور نجس تیل کا ہر چیز میں نفع حاصل کرنا جائز ہوا صرف آدمی اپنے بدن پر اسے نہیں لگا سکتا اور اسے کھا نہیں سکتا (یعنی آدمی کے لیے مردار کی چربی کھانا اور نجس تیل لگانا جائز نہیں).

تو یہ دونوں اسی طرح حرام ہونگی جس طرح مردار کھانا اور اس کی نجاست سے نرمی حاصل کرنا حرام ہے، اور کتوں کو مردار کی چربی کھلانا، اور نجس اور پلید شدہ شہد کھلانا اور اسے جانوروں کو کھلانا جائز ہے، اور ان سب کو شافعی مسلك نے جائز قرار دیا ہے، اسے قاضی عیاض نے امام مالك اور اکثر صحابہ اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور لیث سے نقل کیا ہے ....

اور حدیث میں اس کی دلیل ہے کہ جب کسی چیز کی فروخت کرنا حرام کر دیا جائے تو اس کی قیمت بھی حرام ہو جاتی ہے، اور ہر حیلہ جو حرام کو حلال کرنے کا باعث بنے تو وہ باطل ہے .

دیکھیں: سبل السلام (3 / 6).

چہارم:

اور میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا والی حدیث کو امام بخاری نے حدیث نمبر (1421) اور امام مسلم نے حدیث نمبر (363) روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں بخاری کی روایت میں " الدباغ " کے الفاظ نہیں.

اس كے الفاظ يہ ہيں:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" ميمونہ رضى اللہ تعالى عنہا كى لونڈى كو ايك بكرى صدقہ ميں دى گئى تو وہ مر گئى، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اس بكرى كے پاس سے گزرے تو فرمايا:

تم نے اس كا چمڑا كيونہ نہ اتارا، اور اسے دباغت دے كر اس سے فائدہ حاصل كرتے ؟

تو انہوں نے عرض كيا: يہ تو مرى ہوئى تھى، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اس كا كھانا حرام ہے "

اس حديث كا معنى اور شرح يہ ہے:

ميمونہ رضى اللہ تعالى عنہا كى لونڈى كے پاس ايك بكرى تھى جو كسى نے اس كو صدقہ ميں دى تھى، اور جب وہ مر گئى تو انہوں نے گمان كيا كہ اس سے كوئى فائدہ حاصل نہيں كيا جا سكتا، اور انہوں نے اسے پھينك ديا، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنى كچھ صحابہ كرام كے ساتھ وہاں سے گزرے، اور جب اس بكرى كو ديكھا تو انہيں كہنے لگے:

تم نے اس مرى ہوئى بكرى كا چمڑا كيوں نہيں اتارا اور اس سے فائدہ حاصل كرتے ؟

تو وہ عرض كرنے لگے: يہ مرى ہوئى تھى، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اس كا كھانا حرام ہے، ليكن كھانے كےعلاوہ اس سے فائدہ حاصل كرنا مثلا چمڑا اتار كر دباغت دينے كے بعد جائز ہے.

علماء كرام مردار كے چمڑے كو دباغت دينے كے بعد چمڑے كے حكم ميں اختلاف كرتے ہيں، شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے يہ اختيار كيا ہے كہ:

دباغت مردار كے چمڑے كو پاك كر ديتى ہے، اگر وہ مرا ہوا جانور ماكول اللحم ميں سے ہو، مثلا اونٹ، يا گائے يا بكرى، ليكن اگر وہ ايسا جانور ہے جس كا گوشت نہيں كھايا جاتا مثلا خنزير تو اس كو دباغت دينے سے بھى جلد پاك نہيں ہوتى.

ديكھيں: الشرح الممتع (1 / 72).

شيخ الاسلام علماء كرام كے اقول ذكر كرنے كے بعد كہتے ہيں:

تردد کا ماخذ یہ ہے کہ: آیا دباغت زندگی کی طرح ہے کہ وہ اسے پاك کر دیتی ہے جس طرح زندگی میں پاك تھی ؟

یا کہ وہ ذبح کرنے کی طرح ہے کہ جو ذبح کرنے سے پاك ہو جاتا ہے اس طرح دباغت سے بھی ؟

دوسری بات زیادہ راجح ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی جانوروں کی جلد سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ اسامہ بن عمیر الذھلی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی جانور کی جلد سے منع فرمایا "

اسے احمد اور ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے " اسے بچھانے " کے الفاظ زائد روایت کیے ہیں، اور اس قول میں سب احادیث کے درمیان جمع ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 95 - 96).

واللہ اعلم .